بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم سہ شنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
نمبر ۸۷	۲۵ شہادت ۱۳۴۶ ہش ۱۴ محرم ۱۳۸۷ھ ۲۵ اپریل ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۲۴ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

• خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چودھویں تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۲۸ اپریل ۱۹۶۷ء بروز جمعۃ المبارک سے شروع ہو کر ۱۳ مئی ۱۹۶۷ء تک ربوہ (ایوان محمود) میں جاری رہے گی۔ تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے۔ کہ آپ اس کلاس کے لئے کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں اور نمائندہ کے انتخاب میں اس امر کو ضرور مدنظر رکھا جائے کہ وہ خادم اس کلاس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اور واپس جا کر اپنی مجلس میں بھی تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دے سکے۔ بہتر ہوگا کہ ایسے خدام منتخب کئے جائیں جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ یہ امر خاص طور پر نوٹ کر لیں کہ کلاس میں شامل ہونے والا ہر خادم قرآن کریم۔ قلم یا پنسل اور دو کاپیاں ضرور لائے

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

انصار اللہ کا ماہانہ جلسہ

جملہ اراکین انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آج ۲۴ اپریل بروز پیر بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں انصار اللہ کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ تمام اراکین سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ میں شامل ہوں۔

(ابو المنیر نور الحق زعیم اعلیٰ انصار اللہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک آزمائش نہ ہو ایمان کوئی حقیقت نہیں رکھتا

زبانی اقرار تو ایک آسان بات ہے لیکن کر کے دکھانا اور بات ہے

"لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم مومن ہیں اور مسلمان ہیں لیکن دراصل وہ نہیں ہوتے۔ زبانی اقرار تو ایک آسان بات ہے لیکن کر کے دکھانا اور بات ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ احسب الناس الآیۃ۔ یعنی کیا لوگ گمان کرتے ہیں کہ وہ مومن اور سچے ایماندار ہیں اور ابھی وہ آزمائے نہیں گئے۔ پس جب تک آزمائش نہ ہو ایمان کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ بہت لوگ ہیں جو آزمائش کے وقت پھسل جاتے ہیں اور تکلیف کے وقت ان کا ایمان ڈگمگا جاتا ہے۔

ایک یہودی کا قصہ ہے جو کہ ایک بڑا طبیب گزرا ہے اور جس کا نام ابو الخیر تھا کہ ایک دفعہ وہ ایک کوچہ میں سے گزر رہا تھا جبکہ اس نے ایک شخص کو یہ پڑھتے ہوئے سنا کہ احسب الناس الآیۃ اگرچہ وہ یہودی تھا اس نے آیت کو سنکر اپنے ہاتھوں سے ایک دیوار پر ٹیک لگا لی اور سر جھکا کر رونے لگا۔ جب رو چکا تو اپنے گھر آیا اور جب وہ سو گیا تو اس نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے آ کر فرمایا کہ اے ابو الخیر تعجب ہے کہ تیرے جیسا فضل و کمال والا انسان مسلمان نہ ہو صبح جب اٹھا تو اس نے تمام شہر میں اعلان کر دیا کہ میں آج مذہب اسلام قبول کرتا ہوں"۔

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۰۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✲ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الشافی

صحابہ حضرت مسیح موعودؑ اور احباب جماعت کی خدمت میں

دُعا کی درخواست

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب لاہور)

الحمد للہ کہ خاکسار کا اپریشن کل مورخہ ۲۲/۴/۶۷ بروز ہفتہ بارہ بجے شروع ہو کر ڈیڑھ بجے تک مکمل ہو گیا۔ اپریشن بے ہوش کر کے کیا گیا ہے کیونکہ رسولی بڑی تھی۔ جو رسولی نکالی گئی ہے وہ تقریباً ایک ڈیڑھ پاؤ کی ہے۔ یہ رسولی Lipoma قسم کی ہے۔ خاکسار کو کل شام تک تقریباً بے ہوشی رہی۔ ہوش آنے کے بعد سے طبیعت بہت بے چین ہے اور سارے جسم میں شدید دردیں ہیں۔ کل رات بخار بھی ۱۰۲ تک ہو گیا۔ آج بھی بخار رہا جو ۱۰۱ درجہ تک گیا۔ بے چینی ابھی بہت ہے اور جسم میں درد شدید ہے۔ خاکسار تمام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت کی خدمت میں کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ سب تکالیف دور فرمائے اور جلد شفا عطا فرمائے آمین۔

اپریشن برادرم مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نے کیا ہے اور وہ بڑی محبت سے علاج کر رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ دوست مکرم ڈاکٹر صاحب کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں

والسلام خاکسار آپ سب کی دعاؤں کا محتاج

مرزا منور احمد ۲۳/۴/۶۷

کمرہ نمبر ۲۹ (البرٹ وکٹر ہسپتال)
میو ہسپتال لاہور

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۶۷ء

احمدیت نے عالمِ اسلام کو کیا دیا؟

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۲۰ اپریل

الغرض سب سے بڑا کارنامہ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سرانجام دیا وہ یہی ہے کہ مغربی تعلیم اور جہالت کے دوگونہ اثرات کی وجہ سے مسلمان جو اللہ تعالےٰ کی ہستی کے منکر ہو رہے تھے۔ ان کو ازسرنو اللہ تعالےٰ سے روشناس کرایا جو اسلام کی حقیقی بنیاد ہے۔ آپ کے کام اور دوسروں کے کام میں یہ فرق ہے کہ دوسرے اہل علم حضرات نے جو کام کیا ہے وہ یہ فرض کر کے کیا ہے کہ مسلمان اللہ تعالےٰ کی ہستی کے قائل ہیں۔ حالانکہ ایک طرف تو جہالت نے سچے خدا کا تصور لوگوں میں دھندلا کر دیا تھا۔ اور وہ قبروں وغیرہ کو پوجنے لگے تھے۔ تو دوسری طرف نئی مغربی تعلیم نے ایک ایسا طبقہ مسلمانوں میں پیدا کر دیا جو عملاً اللہ تعالےٰ کے منکر ہو گئے تھے۔ اور مادہ کو ہی سب کچھ قرار دینے لگے تھے۔ جیسا کہ خود سید ابوالحسن علی صاحب ندوی نے بھی فرمایا ہے۔

"اس عہد کا سب سے بڑا واقعہ جس کو کوئی مورخ اور کوئی مصلح نظر انداز نہیں کر سکتا تھا یہ تھا کہ اسی زمانہ میں یورپ نے عالم اسلام پر بالعموم اور ہندوستان پر بالخصوص یورش کی تھی۔ اس کے جلو میں جو نظام تعلیم تھا وہ خدا پرستی اور خدا شناسی کی روح سے عاری تھا۔ جو تہذیب تھی وہ الحاد اور نفس پرستی سے معمور تھی۔"

(قادیانیت نے عالم اسلام کو کیا دیا ص۹)

"دوسری طرف عالم اسلام مختلف دینی واخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کا شکار تھا۔ اس کے چہرہ کا سب سے بڑا داغ وہ شرک جلی تھا۔ جو اس کے گوشہ گوشہ میں پایا جاتا تھا۔ قبریں اور تعزیے بے محابا پج رہے تھے۔ غیر اللہ کے نام کی صاف صاف دہائی دی جاتی تھی۔ بدعات کا گھر گھر چرچا تھا۔ خرافات اور توہمات کا دور دورہ تھا۔" (ایضاً ص۱۰)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف یہ نہیں کیا کہ رسمی طور پر اللہ تعالےٰ کا تصور دلوں میں زندہ کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ آپ نے زندہ خدا کا حقیقی تجربہ اور مشاہدہ کرایا۔ اور اس ناقابل تردید دلیل سے خدا تعالےٰ کے وجود کا ثبوت بہم پہنچایا۔ آپ نے صرف اس دلیل پر زور نہیں دیا۔ کہ اس پُرحکمت کارخانۂ کائنات کا کوئی صانع ہونا چاہیئے۔ بلکہ آپ نے وہ حقیقی ثبوت دیا جس سے بڑھ کر کسی شے کی موجودگی کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ آپ نے یہ ثابت کیا کہ اللہ تعالےٰ ایسے زندہ اللہ تعالےٰ ہے کہ وہ آج بھی اسی طرح اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے جس طرح پہلے ہمیشہ کرتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس وقت مسلمانوں میں بدقسمتی سے یہ خیال پیدا ہو چکا ہے کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ براہ راست تعلق پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ مسلمانوں کو عام طور پر یہ غلطی لگ رہی ہے کہ نہ خدا تعالےٰ آج بندوں سے بولتا ہے۔ اور نہ بندے خدا تعالےٰ سے کوئی بات منوا سکتے ہیں۔ ایک صدی سے زیادہ عرصہ گزرا۔ کہ الہام الٰہی کے نزول سے مسلمان منکر ہو چکے ہیں۔ بے شک اس سے پہلے مسلمانوں میں وہ لوگ موجود تھے جو کلام الٰہی کے نازل ہوتے رہنے کے قائل تھے۔ قائل ہی نہیں۔ وہ اس بات کے بھی مدعی تھے کہ خدا تعالےٰ ان سے باتیں کرتا ہے۔ لیکن ایک صدی سے ہم مسلمانوں پر یہ آفت نازل ہوئی ہے۔ کہ وہ کلی طور پر کلام الٰہی کے جاری رہنے سے منکر ہو گئے بلکہ بعض علماء نے تو اس حقیقت کے اظہار کو کفر قرار دے دیا۔" (احمدیت کا پیغام ص۱۲)

اس ضمن میں دو اور باتیں بھی ملاحظہ ہوں۔ آپ نے ایک طرف تو جماعت کو متنبہ کیا۔ کہ جو نمازیں وغیرہ پڑھتے ہیں۔ ان میں اس لئے تاثیر پیدا نہیں ہوتی کہ وہ اوپرے دل سے پڑھی جاتی ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس کی اس طرح وضاحت فرمائی ہے

"آپ کوئی نیا پیغام دنیا کے لئے نہیں لائے۔ مگر وہی پیغام جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو سنایا تھا مگر دنیا اسے بھول گئی۔ وہی پیغام جو قرآن کریم نے پیش کیا تھا مگر دنیا نے اس کی طرف سے منہ موڑ لیا۔ اور وہ یہی پیغام ہے کہ تمام کائنات کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ اس نے انسان کو اپنی محبت اور تعلق کے لئے پیدا کیا ہے۔ اپنی صفات کو اس کے ذریعہ سے ظاہر کرنے کے لئے اسے بنایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ واذ قال ربک للملٰئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ۔ (سورۂ بقرہ) پس آدم اور اس کی نسل خدا تعالےٰ کی خلیفہ یعنی اس کی نمائندہ ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی صفات کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس تمام بنی نوع انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو خدا تعالےٰ کی صفات کے مطابق بنائیں اور جس طرح ایک نائب اپنے تمام کاموں میں اپنے مؤکل کی طرف بار بار متوجہ ہوتا ہے۔ اور ایک غلام ہر نیا قدم اٹھانے سے پہلے اپنے آقا کی طرف دیکھتا ہے۔ اسی طرح انسان کا بھی فرض ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرے کہ خدا تعالےٰ اس کی ہر دم اور ہر کام میں راہ نمائی کرے۔ اور تمام چیزوں سے زیادہ اس کا محبوب ہو۔ اور تمام باتوں میں وہ اس پر توکل کرنے والا ہو اور اسی غرض کو پورا کرانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں تشریف

(باقی دیکھیں ص پر)

حدیث النبی

لوگوں کو کھانا کھلانا اور سب کو سلام کرنا بہتر اسلام ہے

عن عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاسلام خیر قال تطعم الطعام و تقرأ السلام علیٰ من عرفت ومن لم تعرف

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا اسلام بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کھانا کھلاؤ (جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو) اور سلام کرو جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو۔ (بخاری کتاب الایمان)

قطعہ

کوئی پوچھے ضمیرِ کُن فکاں سے
کہ میرا نور برستی ہے کہاں سے
اُٹھا ہوں خاک سے مانندِ غنچہ
کہ اُترا ہوں فرازِ آسماں سے؟

سعید احمد اعجاز

جامعہ احمدیہ کے طلباء سے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (ایدہ اللہ) کا خطاب

حقیقی واقفِ زندگی وہ ہے جو ہر حالت میں اپنے ربّ پر توکّل کرے اور ہر ضرورت کیلئے اسی کی طرف جھکے

دنیا میں اگر کوئی شخص حقیقی عزّت پا سکتا ہے تو وہ محض اللہ تعالیٰ سے ہی پا سکتا ہے،

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)

ربوہ ۱۳۔ اپریل ۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ ربوہ کی تقسیم انعامات کی سالانہ تقریب میں طلبائے جامعہ احمدیہ سے جو خطاب فرمایا اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

تشہد تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لئے اس وقت میں مختصراً اپنے عزیز بچوں کو

اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں

کہ وہ لوگ۔ وہ نوجوان یا بڑی عمر کے مرد یا عورتیں جو خدا تعالےٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ وہ اس معنی میں اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہوتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں

اِنَّ العِزَّۃَ لِلّٰہِ جمیعًا

دنیا میں اگر کوئی شخص حقیقی عزّت پا سکتا ہے تو محض اپنے رب سے ہی پا سکتا ہے اس لئے اگر ساری دنیا ان کی بے عزتی کے لئے کھڑی ہو جائے اور انہیں بُرا بھلا کہے تو وہ سمجھتے ہیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور وہ عزّت کی جگہوں کو خود تلاش نہیں کرتے نہ عزّت و احترام کے فقروں کو سننے کی خواہش ان کے دل میں پیدا ہوتی ہے بلکہ ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ وہ اپنے رب کی نگاہ میں عزّت حاصل کر لیں۔ اگر ان کا دل اللہ تعالےٰ کے بتانے پر یا اس کے سلوک کی وجہ سے یہ سمجھ لے کہ ہم خدا تعالےٰ کی نگاہ میں معزز ہیں تو وہ ان ساری عزّتوں کو جو دنیوی ہیں ٹھکرا دیتے ہیں اور ان سے خوشی محسوس نہیں کرتے کیونکہ حقیقی خوشی انہیں حاصل ہو جاتی ہے۔

اسی طرح خدا تعالےٰ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے یہ جانتے ہیں کہ

حقیقی رزّاق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے

اس لئے دنیا کے اموال کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوتی نہ وہ اس بات کے پیچھے پڑتے ہیں کہ انہیں دنیا کے رزق دیئے جائیں۔ نہ وہ اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ ان کے گزاروں میں ایزادی کی جائے کیونکہ وہ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حقیقی رزاق اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور وہ اب بھی اپنے بندوں کے لئے اسی طرح معجزے دکھاتا رہتا ہے جیسا کہ اس نے اپنے اور ہمارے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھائے کہ پانی کو ہوا میں سے پیدا کر دیا اور لوگوں نے یہ نظارہ دیکھا کہ آپ کی انگلیوں میں سے پانی بہہ رہا ہے۔ انگلی تو ایک پردہ تھی قدرت خداوندی کے نظارہ کو دیکھنے کے لئے۔ یا آٹے کی اس بوری کی طرح جس میں اس وقت تک برکت رہی جب تک بدظنی کے نتیجہ میں گھر والوں نے اسے تول نہ لیا اور برکت جاتی رہی یا تھوڑا سا کھانا تھا لیکن کھانے والے بہت زیادہ تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کھانا میں برکت ڈال دی۔ سب نے کھانا کھا لیا لیکن وہ پھر بھی بچ گیا یا اس دودھ کے پیالے کی طرح جو خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ کو سیر کرنے کے لئے مہیا کیا گیا تھا (گو اس پیالہ کا بھیجنے والا تو ایک انسان ہی تھا لیکن وہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے تحت آیا تھا) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مجلس کے ہر ایک آدمی کو کہا پہلے تم اسے سیر ہو کر پی لو پھر میں اس سے پیوں گا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ میں سیر ہو جاؤں۔ چاہے سارے لوگ سیر ہو کر اس سے دودھ پی لیں دودھ ختم نہیں ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

وہ خدا جس کے قبضۂ قدرت میں یہ ساری باتیں ہیں وہ ویسا ہی آج بھی قدرت والا خدا ہے۔ اور

ہر واقفِ زندگی اس بات کو سمجھتا ہے

ہماری جماعت میں بہت سے ایسے ہیں جو خدا تعالےٰ کی برکتوں کو اپنی زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں اور جن کا ربِّ رزاق سے تعلق ہے۔ پھر ایک واقفِ زندگی یہ یقین رکھتا ہے کہ حقیقی شافی اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے جس وقت وہ یا اس کا کوئی ایسا عزیز جس کے اخراجات کا بار اس پر ہے بیمار ہو جاتا ہے تو اسے اس بات کی فکر نہیں ہوتی کہ نظامِ سلسلہ یا اس کے اپنے وسائل مہنگی دوا کے متحمل نہیں ہو سکتے بلکہ وہ جانتا ہے کہ شفا دینا خدا تعالےٰ کا کام ہے۔ جب وہ شفا دینے پر آئے تو وہ مٹی کی ایک چٹکی میں شفا رکھ دیتا ہے۔ اور جب تک شفا کا حکم آسمان سے نازل نہ ہو تو ماہر ڈاکٹر اور بہترین ادویہ بھی کسی کو شفا نہیں دے سکتیں۔ ایسے نظارے جیسے پہلوں نے دیکھے ہیں ہماری جماعت نے بھی دیکھے ہیں۔

غرض ایک واقفِ زندگی خدا تعالےٰ کی صفات پر یقین رکھتے ہوئے حقیقی توکّل اپنے ربّ پر کرنے والا ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ کے سوا کسی حالت میں اور کسی ضرورت کے وقت وہ کسی اور کی طرف نہیں جھکتا۔ اگر جامعہ احمدیہ میں پڑھنے والے اور اس سے فارغ ہونے والے اس قسم کے واقف نکلیں تو ہم امید کر سکتے ہیں کہ بہت جلد خدا تعالےٰ وہ عظیم انقلاب پیدا کر دے گا جس عظیم انقلاب کے پیدا کرنے کے لئے اس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔

جیسا کہ میں نے شروع ہی میں بتایا تھا کہ اس وقت میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میں مختصر الفاظ میں اس ذمہ داری کی طرف اپنے عزیز بچوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتا تھا سو میں نے کوشش کی ہے کہ ایسا کروں لیکن زبان میں اثر ڈالنا بھی خدا تعالےٰ ہی کا کام ہے۔

میں دعا کرتا ہوں

کہ آپ بحیثیت واقف اپنے مقام کو سمجھتے رہیں۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو دنیا کی ساری عزّتیں آپ کی ہیں۔ دنیا کے سارے اموال آپ کے ہیں۔ شفا بھی آپ کی ہے اور اللہ تعالےٰ کی ہر صفت کے جلوے آپ کو اس زندگی میں نظر آئیں گے خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ایسا ہو جائے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے نزدیک حضرت امام حسین رضؓ کا بلند مقام

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے تین ارشادات

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں ایک خاص اشتہار شائع فرمایا اور اس میں تحریر فرمایا کہ:-

"میں اِس اشتہار کے ذریعہ اپنی جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ یزید ایک ناپاک طبع، دنیا کا کیڑہ اور ظالم تھا۔ اور جن معنوں کی رو سے کسی کو مومن کہا جاتا ہے وہ معنے اُس میں موجود نہ تھے۔ مومن بننا کوئی امرِ سہل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کی نسبت فرماتا ہے:-

قالت الاعراب اٰمنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا۔

مومن وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اعمال اُن کے ایمان پر گواہی دیتے ہیں جن کے دِل پر ایمان لکھا جاتا ہے اور جو اپنے خدا اور اُس کی رضا کو ہر ایک چیز پر مقدم کر لیتے ہیں۔ اور تقوٰے کی باریک اور تنگ راہوں کو خدا کے لئے اختیار کرتے ۔۔ اور اُس کی محبّت میں محو ہو جاتے ہیں اور ہر ایک چیز جو بُت کی طرح خدا سے روکتی ہے خواہ وہ اخلاقی حالت ہو یا اعمالِ فاسقانہ ہوں یا غفلت اور کسل ہو سب سے اپنے تئیں دُور تر لے جاتے ہیں۔ لیکن بدنصیب یزید کو یہ باتیں کہاں حاصل تھیں۔

دنیا کی محبّت نے اُس کو اندھا کر دیا تھا مگر حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ طاہرِ مطہّر تھا اور بلاشبہ وہ اُن برگزیدوں میں سے ہے جن کو خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنی محبت سے معمور کر دیتا ہے۔ اور بلاشبہ وہ سردارانِ بہشت میں سے ہے۔ اور ایک ذرہ کینہ رکھنا اُس سے موجبِ سلبِ ایمان ہے اور اُس امام کی تقوٰے اور محبّتِ الٰہی اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ اور ہم اِس معصوم کی ہدایت کے اقتدا کرنے والے ہیں جو اُس کو ملی تھی۔ تباہ ہو گیا وہ دِل جو اُس کا دشمن ہے اور کامیاب ہو گیا وہ دِل جو عملی رنگ میں اُس کی محبّت ظاہر کرتا ہے اور اُس کے ایمان اور اخلاق اور شجاعت اور تقوٰے اور استقامت اور محبتِ الٰہی کے تمام نقوش انعکاسی طور پر کامل پیروی کے ساتھ اپنے اندر لیتا ہے جیسا کہ ایک صاف آئینہ میں ایک خوبصورت انسان کا نقش۔

یہ لوگ دنیا کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ کون جانتا ہے اُن کا قدر مگر وہی جو اُن میں سے ہیں۔ دُنیا کی آنکھ اُن کو شناخت نہیں کر سکتی کیونکہ وہ دنیا سے بہت دُور ہیں۔ یہی وجہ حسین رضؓ کی شہادت کی تھی۔ کیونکہ وہ شناخت نہیں کیا گیا دنیا نے کس پاک اور برگزیدہ سے اُس کے زمانہ میں محبت کی تا حسین رضؓ سے بھی محبّت کی جاتی۔ غرض یہ امر نہایت درجہ کی شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین رضؓ کی تحقیر کی جائے۔ اور جو شخص حسین رضؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اُسکی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جلّ شانہٗ اُس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اُسکے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔"

(اشتہار تبلیغ الحق ۸ / اکتوبر ۱۹۰۵ء)

(۲) پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب اعجاز احمدی میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

"میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسین رضؓ جیسے یا حضرت عیسےٰؑ جیسے راستباز پر بدزبانی کر کے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور وعید من عادی ولیاً لی دست بدست اس کو پکڑ لیتا ہے۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۸)

ان ہر دو عبارتوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں اور جماعتِ احمدیہ کے عقیدہ کی رو سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا کتنا بلند مقام ہے۔

(۳) ایک تیسری جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ

"خدا تعالیٰ نے مسیح کے اترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی بلکہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اپنی روحانی حالت کی رو سے مسیحؑ سے اور نیز امام حسین رضؓ سے بھی مشابہت رکھتا ہے کیونکہ دمشق پایۂ تخت یزید ہو چکا ہے اور یزیدیوں کا منصوبہ گاہ جس سے ہزارہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ ہوئے وہ دمشق ہی ہے اور یزیدیوں کو ان یہودیوں سے بہت مشابہت ہے جو حضرت مسیح کے وقت میں تھے ایسا ہی حضرت امام حسین رضؓ کو بھی اپنی مظلومانہ زندگی کے رو سے حضرت مسیح سے غائت درجہ کی مماثلت ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۰ طبع دوم)

ان عبارتوں سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے نزدیک سیدنا حضرت امام حسین سید الشہداء اور مظلوم امام تھے۔ ان کا بہت بلند درجہ ہے۔ وہ قابلِ تقلید اور اپنے رنگ میں اسوۂ حسنہ ہیں۔

درخواست دعا:- میری بیوی گزشتہ دو ہفتہ سے سانس کی تکلیف میں مبتلا ہے چند دنوں سے بیماری شدت اختیار کر گئی ہے احباب کرام اسکی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار (میاں) محمد یعقوب انسپکٹر وقف جدید۔

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضؓ کی یاد میں

جانے والے تیری فرقت نے رُلایا ہے ہمیں
تیری رحلت سے مسیحا کا زماں یاد آگیا

اِک زماں تک جس کی صُحبت سے ہوئے تو سرفراز
مصلحِ موعود رضؓ وہ فخرِ جہاں یاد آگیا

زندگی تیری جہاں گزری ہے اے نازِ احمدیؑ
حضرتِ فضلِ عمر رضؓ کا وہ مکاں یاد آگیا

نوعِ انساں کے لئے تیری دعائیں وقف تھیں
تیرے سجدوں کا ہمیں سوز و فغاں یاد آگیا

تیری تحریروں سے ظاہر ہو گیا حق کا جمال
حضرتِ حشمت رضؓ ترا حُسنِ بیاں یاد آگیا

آج کیوں منصور ہیں اندوہ سے گریہ کناں
ان کو وہ جدِّ شفیق و مہرباں یاد آگیا

اے خدا! فرما کرم مجھ پر کہ میں رنجور ہوں
پھر وصالِ "مہدئ دیں" کا سماں یاد آگیا

میرا دِل رنجور ہے حسرت لئے اُس "دید" کی
آج تو قیوم کو گریہ کناں یاد آگیا

جانے والے جا مبارک ہو تجھے وصلِ حبیب رضؓ
جس کی خاطر مضطرب تھا وہ یہاں یاد آگیا

(عبد الباری قیوم)

تاریخِ گناہ کا حرفِ آغاز ——— تکبّر

مکرم ملک محمد سلیم صاحب بی اے واقفِ زندگی

(۱)

تاریخ کا سب سے پہلا گناہ

تکبر تاریخ کا سب سے پہلا گناہ ہے اس لحاظ سے ہم اسے تاریخ گناہ کا حرفِ آغاز بھی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ تکبر سے پہلے دنیا میں گناہ کا کوئی وجود نہیں تھا۔ تخلیقِ آدم کے واقعہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے آگے فرشتوں نے سرِ تسلیم خم کیا مگر ابلیس نے انکار کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے وجہ پوچھی تو بولا میں آدم کے سامنے سجدہ اطاعت اس لئے بجا نہیں لاتا کہ میں آدم سے افضل ہوں۔ انا خیر منہ خلقتنی من نارٍ و خلقتہ من طین۔ (سورہ اعراف آیت ۱۳)

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کی وجہ یوں بیان فرماتا ہے کہ استکبر وکان من الکٰفرین کہ ابلیس نے تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا اس کے انکار پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی استکبرت ام کنت من العالین

(اے ابلیس تجھے کس نے اس بات سے روکا کہ جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا تھا اس کی فرمانبرداری کرتا۔ کیا تو نے اپنے آپ کو بڑا سمجھا۔ یا تو واقعہ میں میرے حکم ماننے سے بالاتر ہے۔ (سورہ ص آیت ۷۶، ۷۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی واقعہ کے ضمن میں تکبر کی مذمت میں فرماتے ہیں۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسانوں کو رسوا کرتی ہے خدا تعالیٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالیٰ کی نظر میں پیارا تھا جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا۔ اور طوقِ لعنت اس کی گردن میں ڈالا گیا سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔"

(روحانی خزائن جلد پنجم آئینہ کمالاتِ اسلام ص ۵۹۸)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ایک فارسی شعر میں فرماتے ہیں:۔

خدا خود قصہ شیطان بیان کرد ست تا دانند
کہ این نخوت کند ابلیس ہر اہلِ عبادت را

یعنی خدا نے خود شیطان کا قصہ اسلئے بیان کیا ہے تاکہ لوگ جان لیں کہ تکبر عبادت گزار کو بھی شیطان بنا دیتا ہے۔

موضوع کی اہمیت

صرف یہی نہیں کہ تکبر دنیا کا سب سے پہلا گناہ ہے بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تکبر کی تباہ کاریاں بڑھتی گئیں اور روز بروز عیاں ہوتی گئیں چنانچہ ابھی آدم و ابلیس کا واقعہ لوگوں کو نہ بھولا تھا کہ تکبر نے ایک اور وار کیا۔ آدم کے ایک بیٹے نے دوسرے کو قتل کر دیا ——— پھر

تکبر نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا انکار کر دیا۔ یہ تکبر ہی تھا جس کی وجہ سے نمرود۔ فرعون، ابوجہل۔ عبداللہ آتھم اور لیکھرام مارے گئے اور قبولِ حق سے محروم رہے دنیا میں جتنی جنگیں ہوتی ہیں اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان کا محرک بھی تکبر ہوتا ہے۔ اپنے زمانہ کی عالمگیر جنگوں ہی کو دیکھ لیجئے۔ ان دونوں جنگوں کی وجوہات میں قومی برتری و فخر کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ دوسرے عوامل بھی کارفرما تھے۔ لیکن اصل اور بنیادی وجہ یہی تھی انگریز، فرانسیسی، روسی اور جرمن اقوام میں سے ہر ایک قوم خود کو دوسروں سے افضل سمجھتی تھی اور اس لئے ہر جائز و ناجائز طریقہ سے دوسری اقوام پر غلبہ، تسلط اور اقتدار حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اگر یورپ و امریکہ کے دونوں گروہ الحادی دعوئ تکبر کی لعنت سے محفوظ ہوتے تو انہی ہولناک جنگوں سے بچ جاتے جن میں مجموعی طور پر چھ کروڑ سے زیادہ آدمی مارے گئے صرف پہلی جنگ عظیم میں نوے لاکھ بچے یتیم اور پچاس لاکھ عورتیں بیوہ ہو گئیں۔ اسی پہلی جنگِ عظیم ہی میں جنگ کا خرچ پانچ کروڑ روپے فی گھنٹہ تک پہنچ گیا۔

پس یہ بات انتہائی اہم ہے کہ ہم جانیں کہ تکبر کیا ہے۔ اور اس کے نقصانات کیا ہیں تا ان سے خود کو محفوظ رکھ سکیں موضوع کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے تکبر کے مضمون کو قرآن مجید میں کم و بیش پچاس مقامات پر بیان فرمایا ہے۔ بیشتر جگہ اس مفہوم کو تکبر، کبر اور استکبار کے الفاظ سے ادا کیا ہے۔ کبھی اسم کی حالت میں، کبھی فعل کی شکل میں۔ البتہ کہیں کہیں فرحاً اور علواً وغیرہ کے الفاظ بھی آتے ہیں۔ تکبر کا مضمون سب سے زیادہ سورہ اعراف میں بیان ہوا ہے یہاں تکبر کا لفظ مختلف حالتوں میں چار بار آیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تکبر کی بہت مذمت بیان فرمائی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم و نثر دونوں میں تکبر کے خلاف زبردست تعلیم موجود ہے یہ سب باتیں موضوع زیرِ بحث کو بہت اہم بنا دیتی ہیں۔ لیکن پیشتر اسکے کہ تکبر کے نقصانات معلوم کئے جائیں بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تکبر کی تعریف کا علم حاصل کیا جائے۔

تکبّر کی تعریف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔ ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل و علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ . . . . . .

ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کرکے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے . . . .

ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن و جمال اور قوت و طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کی بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے . . . .

ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کرکے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے۔ کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے . . . .

ایک شخص جو اپنے بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھتا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے . . . .

. . . .

. . . .

ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔

سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ . . . . . .

پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب و مسکین اور بے شر ہو جاؤ تا تم پر رحم ہو"

(نزول المسیح ص ۲۴-۲۵)

امام زمان اور مسیح دوران کے مقدس الفاظ میں تکبر کی عام فہم اور سادہ تعریف و تشریح سننے کے بعد اب ہم اپنے رب کی کتاب قرآن مجید کی روشنی میں تکبر کے چند بڑے بڑے نقصانات کا مطالعہ کریں گے۔ (باقی)

وقفِ عارضی کا خاص فائدہ

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد)

مکرم چوہدری محمد ادریس صاحب نمبردار چک ۹۹ کو وقفِ عارضی پر بھجوایا گیا تھا۔ انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھا ہے:۔

"اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی بہت توفیق ملی۔ اس تحریک کو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا نہایت مؤثر ذریعہ پایا۔ اللہ تعالیٰ نے اکثر سچی خوابوں سے نوازا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے حقہ نوشی سیگریٹ نوشی کی عادت کو ترک کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے جو کہ قبل ازیں کئی بار سخت کوشش کے باوجود ترک نہ ہوتی تھی"۔

احباب کو چاہیئے کہ وقفِ عارضی کی تحریک میں شمولیت فرما کر خود بھی روحانی تربیت حاصل کریں۔

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

مینیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

جماعت احمدیہ پنڈ بیگووال کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۵ اور ۱۶ اپریل کو جماعت احمدیہ پنڈ بیگووال ضلع راولپنڈی میں مقامی جماعت کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ میں تربیتی درس دئے گئے مرکز سے مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ اور مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید شریک ہوئے۔ مجموعی طور پر درس کے چار اجلاس ہوئے۔ ۱۵ اپریل کو بعد نماز عشاء پہلے اجلاس میں مولوی محمد حسین صاحب نے صداقت مسیح موعودؑ پر تربیتی درس حدیث نبوی کی روشنی میں دیا۔ آخری اجلاس جس میں غیر از جماعت احباب بھی حاضر تھے۔ مورخہ ۱۶ اپریل کو مکرم مولوی فضل احمد صاحب معلم وقف جدید مکرم مولوی صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید اور مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ اور خاکسار نے ضرورت احمدیت، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور جماعت احمدیہ کے امتیازی عقائد کے عنوانات پر درس دیا۔ حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوشکن تھی۔ درس کے خاتمہ پر تمام مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ یہ اجلاس ۱۲ بجے سے ۵ بجے شام تک جاری رہا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان تربیتی درسوں کو مقامی جماعت کی ترقی اور بیداری کا ذریعہ بنائے اور اس علاقہ میں اسکے اچھے اور نیک اثرات ظاہر ہوں۔

(خاکسار محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ احمدیہ۔ راولپنڈی)

منظوری انتخاب صدر و نائب صدر مجالس موصیان جماعتہائے احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں کے صدر اور نائب صدر مجلس موصیان کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت یہ امر نوٹ فرما لیں کہ صدر موصیان سیکرٹری وصایا بھی ہوگا۔ لہذا مندرجہ ذیل جماعتوں میں اگر قبل ازیں سیکرٹری وصایا کی منظوری ہو چکی ہے تو انہیں چاہیئے کہ وہ سیکرٹری وصایا کا چارج بھی صدر موصیان کو دیدیں۔

نام جماعت	نام صدر معہ وصیت نمبر	نام نائب صدر معہ وصیت نمبر
چک ۴/۵۲ ضلع ساہیوال	محمد کریم صاحب۔ ۱۲۷۲۲	X
گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	غلام رسول صاحب۔ ۸۲۰	X
سمبڑیال ״	خواجہ محمد امین صاحب ۱۲۲۱	X
دھرگ ״	چوہدری عنایت اللہ صاحب ۶۰۲۶	X
بدوملہی ״	خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب ۷۱۶۹	امۃ الرشید بیگم صاحبہ ۱۶۷۸۱
بوریوالا ضلع ملتان	شیخ عبدالحق صاحب ۱۲۶۳۴	نور بیگم صاحبہ ۹۸۰۰
سیالکوٹ شہر	X	امۃ الحکیم صاحبہ ۸۲۷۲
جھنگ	X	عائشہ بیگم صاحبہ
عینووالی ضلع سیالکوٹ	چوہدری عنایت اللہ صاحب ۱۵۹۵۲	X
اوکاڑہ ضلع ساہیوال	چوہدری عالم علی صاحب ۱۱۰۴۰	X
خوشاب ضلع سرگودہا	خان عبدالرشید خان صاحب ۱۶۵۵۳	X
ننکانہ ضلع شیخوپورہ	رشید احمد صاحب قمر ۱۸۳۵۰	X
سیالکوٹ چھاؤنی	نائب صوبیدار سردار خان صاحب ۱۲۸۶۸	X
نارووال ضلع سیالکوٹ	مرزا حنیف محمد صاحب ۳۹۱۴	X
جڑانوالہ ضلع لائلپور	X	سردار بیگم صاحبہ ۹۷۱۷
پبی ضلع پشاور	حکیم فضل محمد صاحب ۶۵۹۴	X
سانگھڑ	فضل الرحمٰن صاحب ۹۲۱۹	X
ملتان شہر	ڈاکٹر عمرالدین صاحب ۱۱۴۰۷	X

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواستہائے دعا

میرا بچہ سلطان محمود سخت بیمار ہے اور بہت کمزور ہو چکا ہے۔ اسلئے بزرگان سلسلہ میرے بچہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد خادم موضع پنڈ بیگووال تحصیل و ضلع راولپنڈی۔

۲۔ میرے والد مکرم چوہدری محمد صادق صاحب لبارضہ دل کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے

دعائیہ فہرست وصولی چندہ تحریک جدید

جماعت احمدیہ دارالرحمت شرقی ربوہ

(مکرم ملک اللہ بخش صاحب سیکرٹری تحریک جدید)

مکرمہ محمد بی بی صاحبہ اہلیہ حاکم دین صاحب	۱۰-۰۰
صغریٰ بیگم بنت بابو فضل دین صاحب	۱۰-۰۰
عائشہ اہلیہ بابو عبدالجلیل صاحب	۱۲-۶۲

(مرسلہ مکرم محمودہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ حلقہ)

مکرم ملک اللہ دتا صاحب سوہنی	۱۰-۰۰

(مرسلہ مکرم اللہ بخش صاحب سیکرٹری تحریک جدید)

جماعت احمدیہ جڑانوالہ

(مرسلہ مکرم خواجہ محمد احمد سیکرٹری تحریک جدید)

مکرم خواجہ محمد طفیل صاحب معہ اہل و عیال	۲۵-۲۵
״ خواجہ محمد احمد صاحب معہ اہل و عیال	۴۳-۰۰

مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ

(مرسلہ محمد یوسف صاحب پریذیڈنٹ)

مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب	۸۵-۰۰
״ ״ محمد صادق ״	۱۰-۰۰
״ ״ عنایت اللہ صاحب	۲۵-۰۰
״ ״ اللہ رکھا ״	۲۰-۰۰
״ ״ محمد نواز صاحب	۲۰-۰۰
״ محمد صدیق صاحب	۱۵-۰۰

جماعت احمدیہ چنیوٹ

(مرسلہ مکرم محمد عمر بشیر احمد صاحب امیر جماعت)

مکرم مستری عبدالکریم صاحب	۲۳-۵۰
״ ڈاکٹر شریف احمد صاحب معہ اہلیہ	۲۲۰-۰۰
״ ٹھیکیدار محمد شریف صاحب	۱۰-۵۰
״ مرزا اسلام اللہ صاحب خود و اہلیہ و بزرگان سلسلہ	۲۴-۰۰

چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودہا

(مرسلہ محمود احمد صاحب)

مکرم چوہدری محمود احمد صاحب معہ اہلیہ و بچگان	۳۹-۱۵
״ شریف احمد صاحب (والدہ صاحبہ مرحومہ)	۵۶-۰۰
״ محمود انور۔ ظفر اللہ۔ نصر اللہ	۲۰-۲۵
״ مکرمہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ بشیر احمد صاحب	۱۰-۴۰
״ ماسٹر محمد اسلم صاحب	۱۰-۲۵

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اظہار تشکر

(مکرم عبدالرشید صاحب تبسم ماڈل ٹاؤن لاہور)

موٹر کار کے حادثہ میں میری بہو نسرین شمس اور پوتی صبا شمس کے جان بحق ہونے پر جن بہنوں، بھائیوں، سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اداروں اور انجمنوں نے خطوط اور تاروں کے ذریعے یا خود تشریف لا کر مجھ سے اور میرے بچوں سے اظہار ہمدردی فرمایا۔ میں ان سب کے خلوص محبت اور ایثار سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعے اب نیا معاشرہ عالم وجود میں آ چکا ہے۔ جس میں ایک فرد کا غم ہر سطح پر پوری قوم کا غم بن جاتا ہے۔ میں ان سب کا شکریہ صمیم دل سے ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دے۔

سب سے بڑھکر میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ممنون احسان ہوں کہ حضور نے بہ کمال شفقت و رافت ہمارے غم میں شرکت فرمائی۔ غمگساری کی اور اپنی دعائے خیر سے نوازا۔

"دعا سب سے بڑا ہتھیار ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"پس تمہارے پاس بھی سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے۔ اس سے کام لو اور ان مسلمانوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو جہاد جہاد کہتے ہیں مگر کرتے نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی دعا دعا کہتے رہو اور کرو نہیں۔ پس جاؤ اور ان لوگوں کو تبلیغ کرو۔ جاؤ اور ان کے لئے دعائیں کرو۔ ان دونوں ہتھیاروں سے اگر کام لوگے تو دنیا کے تمام مخالفوں کو کچل دو گے۔ بڑوں کو بھی اور چھوٹوں کو بھی۔ حکومت کو بھی اور رعایا کو بھی اور یہی شاندار فتح ہوگی۔"

(الفضل ۱۸ مارچ ۳۴ء)

درخواست دعا ہے (ناصر احمد خاں ہدم فیکٹری ایریا ربوہ)

۳۔ مجھے بعض پریشانیاں لاحق ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ یہ پریشانیاں دور فرمائے۔ خاکسار محمد شفیع سلیم پوری

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیڈر بقیہ ص ۲

ان کا یہ کام تھا کہ وہ دنیا دار لوگوں کو دیندار بنائیں۔ اسلام کی حکومت دلوں پر قائم کریں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر اپنے روحانی تخت پر بٹھائیں جس تخت پر سے اتارنے کے لئے شیطانی طاقتیں اندرونی اور بیرونی حملے کر رہی ہیں۔"

(احمدیت کا پیغام ص۳۵، ۳۶)

دوسری طرف آپ نے سر سید مرحوم کو جو نیچری تحریک کے بانی سمجھے جاتے ہیں للکارا اور بتایا کہ آپ جو مغربی فلسفہ اور طبعیات سے متاثر ہو کر اسلامی اصولوں کی تاویلیں کر رہے ہیں اور اسلام کی طرف سے معذرانہ رویہ اختیار کر رہے ہیں یہ سراسر غلط ہے۔ چنانچہ آپ نے سر سید مرحوم کو مخاطب کر کے لکھا۔

"اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بیدل نہیں ہونا چاہیئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدید کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کر دے کہ کالعدم کر دیوے۔ میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سُن لیا۔ اور کیونکر سمجھ لیا کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت خود یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔ پھر نہ معلوم کہ آپ اس قدر اس فلسفہ سے کیوں ڈرتے ہیں اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گرے جاتے ہیں اور کیوں قرآنی آیات کو تاویلات کے شکنجہ پر چڑھا رہے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶)

ہم سید ابوالحسن علی صاحب ندوی سے پوچھتے ہیں کہ کس عالم نے سوا مسیح موعود علیہ السلام کے اس زمانہ کے امراض کا اس طرح جائزہ لیا جس طرح حضور اقدس علیہ السلام نے لیا۔ اور محض جائزہ لے کر ہی نہ رہ گئے بلکہ مسلمانوں کو للکارا اور جب عام مسلمانوں نے اہل علم حضرات کے زیر اثر آپ کی بات سنی ان سنی کر دی تو آپ نے ایک جماعت تیار کی اور یہ وہی جماعت احمدیہ ہے جس نے اسلام پر عمل کر کے دکھا دیا ہے جس کو سب دنیا دیکھ رہی ہے مگر آپ کے نزدیک آپ نے صرف وفات مسیح کے مسئلہ پر زور دیا ہے۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت، شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ

امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے

کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور بغیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں اب جو نیا فتنہ اٹھا تھا اس نے بھی اگر زور نہیں پکڑا تو درحقیقت اس میں بہت حصہ تحریک جدید کے امانت فنڈ کا بھی ہے۔ پس ہر احمدی جو ایک پیسہ بھی بچا سکتا ہو اسے چاہیئے کہ یہاں جمع کرائے یاد رکھو یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں یہ خیال مت کرو کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقع مل سکے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی اور یہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے۔ پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو گے کہ ہم جان، مال دینا چاہتے ہیں مگر جواب ملے گا کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا۔"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

بیگم لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر محسن خان صاحب فرماتی ہیں:۔
شفاخانہ رفیق حیات کا تیار کردہ

نورانی کاجل

ہم اپنے گھر میں استعمال کرتے ہیں۔ آنکھوں کو ہلکا اور صاف ستھرا رکھتا ہے۔ نورانی کاجل بچوں کے لئے بھی مفید پایا۔ ایک بڑی شیشی اور بھجوا دیں،

نورانی کاجل ربوہ میں افضل برادرز گولبازار اور کوئٹہ میں حکیم محمد الدین صاحب ظفر دواخانہ شارع قیت کراچی میں سید غلام شاہ صاحب احمدیہ ہال سے مل سکتا ہے۔

ینجر شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ رنگ بازار سیالکوٹ

حقیقی خوشی

اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کرنے سے

ان کو حقیقی خوشی اور راحت ہوتی ہے آپ

الفضل

ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی اور راحت کے وارث بن سکتے ہیں۔

ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرماویں
قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جامعہ نصرت ربوہ کا پانچواں جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات

ڈاکٹر بیگم صدیقی صاحبہ پرنسپل ہوم اکنامکس کالج پشاور کا طالبات سے خطاب

دارالوطن — مورخہ ۲۴ اپریل ۶۷ء کو جامعہ نصرت ربوہ کا پانچواں جلسہ تقسیم اسناد و انعامات منعقد ہوا۔ جس میں خطبۂ اسناد محترمہ بیگم صدیقی صاحبہ پی ایچ ڈی (شکاگو)، پرنسپل ہوم اکنامکس کالج پشاور نے پڑھا۔

محترمہ بیگم صدیقی صاحبہ، محترمہ ڈائریکٹرس صاحبہ جامعہ نصرت، محترمہ پرنسپل صاحبہ اور دیگر ممبرات اسٹاف کے ساتھ جلوس کی شکل میں سٹیج پر تشریف لائیں۔ ان کے کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد ٹھیک ۹ بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

اس کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ نے ایم اے اور بی اے کے امتحانات میں کامیاب ہونے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اسناد حاصل کرنے والی طالبات میں ایک ایم اے اور ۵۴ گریجویٹ تھیں۔ عطائے اسناد کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ نے کالج کی رپورٹ پڑھ کر سنائی رپورٹ میں انہوں نے بتایا کہ سولہ سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس درسگاہ کا آغاز کیا تھا۔ اس وقت سے ہمارا کالج ہر سال روز افزوں ترقی کرتا رہا ہے۔ سولہ برس میں کتنے ہی کٹھن مراحل طے کرنے کے بعد اب یہ اس قابل ہو چکا ہے کہ ملک کی کسی بھی درسگاہ کا مقابلہ کر سکے ہمارے کالج کے نتائج یونیورسٹی اور بورڈ کے نتائج سے بدرجہا بہتر ہوتے ہیں اور یہاں نہ صرف دنیاوی تعلیم کی طرف توجہ دی جاتی ہے بلکہ دینی تعلیم کو بھی فراموش نہیں کیا جاتا۔ اس کے بعد انہوں نے کالج اور ہوسٹل کی عمارت میں اضافے۔ لائبریری کی توسیع کھیلوں اور مختلف سوسائٹیز کی سرگرمیوں کا ذکر کیا۔

محترمہ پرنسپل صاحبہ کی رپورٹ کے (بعد) ڈاکٹر بیگم صدیقی صاحبہ نے بی اے اور ایف اے کی طالبات کو دینیات کے امتحان میں کامیاب ہونے پر سرٹیفکیٹ۔ ایف اے کی طالبات کو بورڈ کے امتحان میں کامیابی پر سرٹیفکیٹ اور بہترین طالبات کو ان کی تعلیمی کارکردگی پر انعامات عطا فرمائے۔ ان انعامات میں دو تمغہ جات بھی تھے۔ ایک طلائی تمغہ سیدہ مہر آپا صاحبہ کو کالج کے لئے سب سے زیادہ چندہ جمع کرنے پر دیا گیا اور دوسرا نقرئی تمغہ آنسہ امۃ الواحد کو جغرافیہ میں اول آنے پر دیا گیا۔ بعد ازاں یونیورسٹی کی نیٹ بال اور والی بال کی ٹیموں کو ٹرافیاں دی گئیں۔ مس طیبہ حنی اور مس خالدہ مرزا کو بورڈ کی طرف سے ہونے والے انگریزی تقریری مقابلہ میں اول اور دوم رہنے پر علی الترتیب ۱۰۰ اور ۷۵ روپے کے انعامی بانڈز عطا کئے گئے

تقسیم انعامات کے بعد محترمہ بیگم صدیقی صاحبہ نے جامعہ نصرت کی مختصر عرصہ میں نمایاں ترقی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اس طرف اشارہ کیا کہ: اس ادارے کا نظم و ضبط ایسے افراد کے ہاتھوں میں ہے جو بڑے خلوص و ایثار کے ساتھ اپنے آپ کو وقف کر چکے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اتنے قلیل عرصہ میں کالج کی شاندار کامیابی ممکن نہ ہوتی

آپ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مجھے سب سے پہلے ان طالبات کو مبارکباد دینی چاہئیے جو آج اپنا ڈگری نصاب کامیابی کے ساتھ مکمل کرتے ہوئے اسناد حاصل کر رہی ہیں۔ درحقیقت یہی طالبات آج کی پروقار تقریب کی روح رواں ہیں۔ اس لئے آج میری اوّل مخاطب یہی طالبات ہیں۔ آپ نے فارغ التحصیل طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا آج کا دن نہ صرف آپ کے ذہنی، اخلاق، اور روحانی ارتقاء کی نشاندہی کرتا ہے بلکہ ایک ایسے مرحلے کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے جس میں آپ ذمہ داریوں کا احساس رکھنے والی باشعور خواتین کی حیثیت سے داخل ہو رہی ہیں۔

دوران خطاب آپ نے طالبات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ آج کی تقریب کی پوری پوری اہمیت کو سمجھیں، آپ کے کندھوں پر ڈگری کا ڈالا جانا صرف آپ کی کامیابی کی علامت نہیں بلکہ آپ کے کندھوں پر ذمہ داریاں بھی عائد کرتا ہے۔ ایسی ذمہ داریاں جن سے آپ کو ایک پاکستانی عورت ہوتے ہوئے عہدہ برآ ہونا ہے۔ آپ میں سے ہر ایک اپنے انفرادی حقوق کے لئے کوشاں ہو گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور پُرمسرت گھرانے بسائیں یا کوئی اور نمایاں کردار ادا کریں۔ جب بھی آپ کا میدان عمل ہو آپ دیکھیں گی کہ آپ کے رجحانات، عادات و خصائل اور اقدار آپ کی اس کالج کی زندگی کے مطابق ہوں گے۔ میں دعا کرتی ہوں کہ آپ جہاں کہیں بھی جائیں جو کچھ بھی کریں۔ آپ ہمیشہ ان بہترین اقدار کو ذہن میں رکھیں جو آپ نے یہاں رہ کر حاصل کی ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ زندگی کے ہر موڑ میں تعلیم کے حصول کے لئے کوشاں رہیں۔

آخر میں آپ نے اُن طالبات کو مبارکباد دی جنہوں نے تعلیم اور کھیل کے میدانوں میں امتیاز حاصل کرتے ہوئے انعامات حاصل کئے۔ مزید برآں آپ نے ان طالبات کا بھی حوصلہ بڑھایا جو اس دفعہ انعام حاصل نہیں کر سکیں۔ آپ نے انہیں نصیحت کی کہ آئندہ مواقع ہیں وہ ان سے استفادہ کریں۔ آپ نے حسن قرأت کے مقابلہ جات کو بنظر تحسین دیکھتے ہوئے بین الجامعتی مقابلہ جات کے لئے طالبات کو ایک رواں ٹرافی عنایت فرمائی۔ خطاب کے اختتام پر آپ نے محترمہ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ کا شکریہ ادا کیا اور کالج کی آئندہ ترقیات کے لئے اپنی خواہشات کا اظہار کیا۔

قومی ترانہ کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ نے جامعہ نصرت کی طالبات اور سٹاف کی طرف سے مہمان خصوصی کا شکریہ ادا کیا جس کے بعد جلسہ تقسیم اسناد و انعامات بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد محترمہ موصوفہ نے کالج اور ہوسٹل کی عمارت کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی اور دوسری خواتین طالبات کو فینسی ڈریس میں دیکھنے کے لئے تشریف لائیں اس کے علاوہ جغرافیہ کی طالبات نے ایک بہت اچھی نمائش کا اہتمام کیا تھا اس میں پاکستان کی معدنیات مصنوعات اور سکے وغیرہ دکھائے گئے

شام کے چھ بجے۔ مہمان خصوصی پشاور کے لئے واپس تشریف لے گئیں۔ روانگی سے قبل آپ نے مختلف ادارہ جات دیکھے۔ فضل عمر ہسپتال سے آپ خاص طور پر متاثر ہوئیں۔

مختصراً اس کانووکیشن میں جو اسناد اور انعامات تقسیم کئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے

طلائی تمغہ ایک عدد نقرئی تمغہ ایک عدد
ایم اے کی سند ایک عدد بی اے کی سندات ۵۴ عدد
ایف اے سرٹیفکیٹ تیس عدد۔

انگریزی تقریر میں بورڈ کی طرف سے عطا کردہ پہلا انعام = سو روپے کے انعامی بانڈز۔
انگریزی تقریر میں بورڈ کی طرف سے عطا کردہ دوسرا انعام = پچھتر روپے کے انعامی بانڈز

سید عبدالباسط صاحب نائب معتمد خدام الاحمدیہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۴ اپریل۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے قدیمی کارکن اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب معتمد مکرم سید عبدالباسط صاحب کل مورخہ ۲۳ اپریل ۶۷ء بعد از نماز مغرب چھ بجے شام بعمر ۵۴ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ آج ادا کی جائے گی۔

مکرم سید عبدالباسط صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابی حضرت میر مہدی حسین صاحب رضی اللہ عنہ کے سب سے چھوٹے فرزند تھے ۱۹۳۸ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے وقت سے آپ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے منسلک چلے آ رہے تھے آپ نے ایک دفعہ دفتر میں متعین ہونے کے بعد تا دم آخر للّٰہی جذبہ کے ماتحت نہایت وفاداری کے ساتھ خدمات سرانجام دیں۔ آپ کا اپنے مفوضہ فرائض میں شغف کا یہ عالم تھا کہ آپ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۲۹ سالہ ریکارڈ اور تاریخی کاروائی اور روایات کے حافظ تھے جو کام بھی آپ کے سپرد کیا جاتا اسے پوری ذمہ داری اور فرض شناسی سے سرانجام دیتے اور اس میں خاص فرحت محسوس کرتے۔ مرحوم نے ایک بیٹی اور پانچ بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ جو سب نو عمر ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے عزیز عبدالسلام تعلیم الاسلام ہائی سکول میں نویں جماعت کے طالب علم ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کی اہلیہ اور بچوں کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴